الزامِ شرک کے ردّ میں
ربُّ العالمین
رحمةً للعالمِین
شرک کے بے تکے فتوے دینے والوں کیلئے
صراط مستقیم

درود پاک

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (الحدیث)

جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ ربُّ العزّت اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔

اللهم صل على سيدنا

محمد

وعلى آل سيدنا محمد

وبارك وسلم

يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمْ

الزامِ شرک کے رد میں

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلوٰۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (الحدیث)

جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ ربُّ العزت اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔

نعت خوان صوفی محمد افضل

بندۂ درگاہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کرنل (ریٹائرڈ) محمد انور مدنی

محمد بشیر سون

صوفی محمد افضل نقشبندی گیلانی قادری

نام کتاب	----------	الزام شرک کے رد میں
تحریر	----------	کرنل (ر) محمد انور مدنی
اشاعت اول	----------	ربیع الاول ۱۴۱۷ھ جولائی ۱۹۹۶ء
اشاعت دوم	----------	ذی الحج ۱۴۱۷ھ مارچ ۱۹۹۷ء
اشاعت سوم	----------	صفر ۱۴۱۸ھ جون ۱۹۹۷ء
اشاعت چہارم	----------	جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ اکتوبر ۱۹۹۷ء
اشاعت پنجم	----------	ذی الحج ۱۴۱۸ھ اپریل ۱۹۹۸ء
اشاعت ششم	----------	محرم ۱۴۲۰ھ اپریل ۱۹۹۹ء
تعداد	----------	ایک ہزار ایک سو (ہر بار)
ٹائٹل	----------	عاطف بٹ
کمپوزنگ	----------	محمد آصف : فون نمبر ۴۴۹۵۱۴
ہدیہ	----------	اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

قبولیت کی دعاؤں کا متمنی۔ کیونکہ واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے حقدار ہیں کہ اسے راضی کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؐ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا تو اللہ تعالٰی اس کے ہر حرف کے بدلے چار ہزار نیکیوں کا ثواب لکھے گا اور چار ہزار خطاؤں کو معاف فرمائے گا اور چار ہزار درجے بلند فرمائے گا۔ (نزہتہ المجالس) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 19 حروف ہیں۔ اک دفعہ پڑھنے سے 76 ہزار نیکیوں کا ثواب 76 ہزار گناہ معاف اور 76 ہزار درجات کی بلندی سبحان اللہ! میرے رب کریم کی عطا کے کیا کہنے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ رب العالمین کی آخری کتاب قرآن کریم کا جوہر ہے، جب کسی دل میں اتر جاتی ہے، گھر کر لیتی ہے۔ پھر اس میں کسی اور شے کی نہ گنجائش رہتی ہے نہ ضرورت، جو رفعت، راحت، برکت اور عظمت اسے عطا ہے کسی دوسرے عمل کو نہیں۔ اسی میں جلال ہے اسی میں جمال۔ اسی میں ہیبت بھی ہے اور قدرت بھی، عزت بھی ہے منزلت بھی، قوت بھی ہے جبروت بھی۔

بسم اللہ کی "ب" کے نقطے کی برکت سے فیض کے چشمے ابلا کرتے ہیں اور اللہ کریم کی ہر مخلوق خاکی ہو یا آبی، نوری ہو یا ناری، فیض یاب ہوتی ہے جب یہ نازل ہوئی تو شیطان نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور اس پر پتھر برسائے گئے۔ اللہ رب العالمین نے اپنی عزت اور جلالت کی قسم کھائی کہ جس کام میں بھی میرا یہ برکت والا نام لیا جائے گا، برکت ہو گی، جس بیمار پہ پڑھا جائے گا شفا ہو گی، جو اسے پڑھے گا جنت نصیب ہو گی۔

فہرست مضامین

روئے سخن

۱۔ قیامت کی جو نشانیاں "صاحب کلی علم غیب" نے چودہ صدیاں پہلے بتائیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ جاہل، اجڈ اور بے علم مولویوں کے روپ میں ہوں گے۔ قرآن میں اپنی رائے دیں گے۔ آپ ﷺ نے انہیں آسمان کے نیچے بدترین مخلوق کا نام دیا۔ اللہ پاک کی آیتوں میں جھگڑا کریں گے۔ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ جیسا کہ آج کل بات بات پر خصوصاً" جب رسول اللہ رحمتہ للعالمین رؤف رحیم ﷺ کی شان کی بات ہو تو فوراً" شرک کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل انگریز کے مشن اور نجدی فتنہ کی تکمیل (جو کہ ایک ہی ہے وہ یہ کہ مسلمان کے دلوں سے نبی کریم ﷺ کی محبت ختم کردی جائے) کر رہے ہیں۔

۲۔ تعجب خیز بات تو یہ ہے کہ شرک کے فتوے ایسے دیتے ہیں جیسے دین کی ٹھیکیداری انہوں نے ہی لی ہو۔ نہ قرآن پاک کا مطالعہ نہ حدیث پاک کی تعلیم۔ بس اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔ بندہ پر جب رسول اللہ ﷺ نے کرم نوازی کی اور اپنے نور کی روشنی دکھائی تو مطالعہ اور تحقیق سے پتہ چلا کہ یہ تو ان فتویٰ دینے والوں نے کاروبار بنایا ہوا ہے۔ یہ اپنے مقیاس ذہانت کی پستی، کم علمی اور جہالت کی وجہ سے مذہب کو صحیح طور پر پیش نہ کر سکے۔ بلکہ بندہ نے امریکہ میں قیام کے دوران یہ مشاہدہ کیا کہ غیر مسلموں نے جو اعتراضات اسلام کے اوپر کئے یہ نام نہاد دین کے ٹھیکیدار ان کا صحیح طور پر جواب نہ دے سکے--- اور اگر کسی اعتراض کا جواب بھی دیا تو وہ عقل سے عاری تھا۔ آج کل تو دلائل کے بغیر کوئی غیر مسلم آپ کی بات نہیں سنتا اور واقعی کسی کو قائل کرنے کے لئے دلائل دینا

بہت ضروری ہوتا ہے اور دین کے معاملے میں تو نہایت ہی اہم۔

۳۔ اب شرک کے الزام ہی کو لیجئے۔ ان فتویٰ دینے والوں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ قرآن پاک نے شرک کے متعلق کیا بتایا ہے۔ خصوصاً" اللہ تعالیٰ نے اپنے شریکوں کے متعلق جو پانچ دفعہ کہا ہے وہ کون ہیں --- حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر جب کوئی مفتی یہ کہے کہ جھنڈے کو سلامی دینے سے شرک ہوتا ہے۔ مقیاس ذہانت اور جہالت اور کم علمی کی کتنی پستی کی بات ہے۔ لیکن چونکہ یہ دین کے ٹھیکیدار ہیں اس لئے یہ جو کہیں وہ ٹھیک ہے۔ بندہ نے قرآن پاک کا تحقیقی مطالعہ شرک کے معاملے میں کیا تو پتہ چلا کہ ۱۶۸ دفعہ یہ لفظ آیا ہے اور ہر دفعہ کفار مکہ کے بتوں کے متعلق --- کتابچہ میں نہایت ہی تفصیل اور باریکیوں سے تمام وضاحت کردی ہے۔

۴۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ سادہ لوح مسلمانوں کو ایسے لباس خضر میں ڈاکوؤں سے بچائے جو لوگوں کے دلوں سے نبی کریم ﷺ کی محبت ختم کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہ قرآن کریم کی رو سے "عبدالطاغوت" ہیں یعنی کہ "حزب الشیطان" --- لیکن اللہ تعالیٰ کا اپنا نظام ہے جب ایسے لوگ سرگرم عمل ہوں تو پھر وہ اپنے گروہ "حزب اللہ" میں سے "عبدرسول" پیدا کر دیتا ہے جو شیطان کی طغیانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق (فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ) اللہ کا گروہ ہی غالب ہے۔

۵۔ بفضلہ تعالیٰ میں پر امید ہوں نہ لوگوں کا ایمان بچاسکوں گا کیونکہ دین کی خدمت میرا پروفیشن (پیشہ) نہیں بلکہ مشن (مدعا زندگی) ہے پروفیشن (پیشہ) میں تو لوگ روپیہ کماتے ہیں لیکن جن کا مشن ہوتا ہے وہ اپنے پاس سے سب کچھ لگا دیتے ہیں۔ تاکہ مشن کامیاب ہو جائے چاہے جان بھی دینی پڑے۔

فقط مخلص

بندۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کرنل (ریٹائرڈ) محمد انور مدنی

شرک

شرک کے معنی:- لغت میں شرک کے معنی "حصہ" کے ہیں۔ قرآن حکیم میں یہ لفظ مختلف اشکال میں ۱۶۸ دفعہ آیا ہے۔ ان تمام آیات کے شان نزول اور مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام کی تمام آیات کفارکہ مکرمہ کے جھوٹے معبودوں کے متعلق ہین کفار مکہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے جھوٹے معبودوں کی بھی عبادت کیا کرتے تھے اپنے بتوں کی رکوع، سجود اور پرستش کرتے تھے اس طرح وہ ان معبودوں (بتوں) کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر لیتے تھے۔ خود کفار نے مانا (مَانَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفًا) ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لئے کہ یہ اللہ پاک کے قریب کر دیں۔ ذرا غور کریں تو یہ کفارکہ مکرمہ کا اقرار ہے عبادت کرنے کا۔ اس سے بڑی اور دلیل کیا ہو گی۔ اس طرح کفارکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی بندگی میں ان بتوں کو حصہ دار بنا کر شرک کے مرتکب ہوتے تھے۔ ایسا کرنا شرک کہلاتا ہے۔

الوہیت کیا ہے:- صرف اور صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہر قسم کی عبادت اور پرستش جس کے آگے سر جھکایا جائے اور جس کے آگے سجدہ کیا جائے۔ اس کو الوہیت کہتے ہیں جب کچھ بھی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ اور جب مخلوق بنی تو بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ اپنی ذات میں یکتا ہے۔ کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے سے اس کی ذات اقدس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ اس کی وحدانیت ہے۔ یہی الوہیت ہے اور اس کا نام توحید ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی الوہیت کے متعلق کہتا ہے

قرآن حکیم میں مندرجہ ذیل ارشادات ہیں۔

ا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (۱۶/۲ النحل) ترجمہ۔ نہیں کوئی الہ (معبود) مگر میں تو مجھ سے ڈرو۔

ب۔ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ (۲۰/۱۴ طٰہٰ) بیشک مں ہی ہوں اللہ۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میری بندگی کرو۔

ت۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنَ (۲۱/۲۵ الانبیاء) نہیں کوئی الہ (معبود) ملر میں۔ تو مجھ ہی کو پوجو۔

ث۔ اِنَّہٗ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (۲۷/۹ النمل) بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا۔

ج۔ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (۲۸/۳۰ القصص) بیشک میں ہی اللہ۔ رب سارے جہانوں کا۔

تشریح:۔ ان آیات کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی دوسرے الہ (معبود) کی نفی کی ہے اور فرمایا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میری بندگی کرو اور مجھ ہی کو پوجو۔ چنانچہ جھوٹے الہ (بت) جو کفار نے پوجا کے لئے بنائے تھے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے مرتکب ہوتے تھے ان سب بتوں کی نفی ہو گئی۔

پورا قرآن جس کی چھ ہزار دو سو چھتیس آیات (۶۲۳۶) میں کہیں بھی کسی صفت کی نفی نہیں کی گئی مطلب یہ کہ کہیں بھی لَا کَرِیْمَ اِلَّآ اَنَا۔ یا لَا رَحِیْمَ اِلَّآ اَنَا وغیرہ نہیں آیا جس سے کوئی شبہ ہوتا کہ صفات کی بھی نفی ہوئی ہے۔ بس یہی بات ہے سمجھ کی۔ اور یہی ایک بہت ہی باریک لکیر ہے شرک اور توحید کے درمیان فرق کرنے کی۔ قرآن کے مطالعہ کے بغیر شرک شرک کی رٹ لگانا جہالت ہے اور جاہلوں سے دور ہونے کا حکم ہے (وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰہِلِیْنَ)

اللہ تعالیٰ اپنے شریکوں کے متعلق خود بتاتا ہے

سب سے آسان بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ قرآن پاک میں اپنے شریکوں کا ذکر کیا ہے۔ کا ہی مطالعہ کیا جائے کہ وہ کون ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے "میرے شریک" کہہ کر بیان کیا۔ قرآن حکیم کے ایک ظاہری معنی اور سات باطنی معنی ہیں۔ مگر لوگ قرآن کریم کا مطالعہ کئے بغیر ہی شرک کے فتوے نکالنے شروع کر دیتے ہیں اور یہی ان کی جہالت کی نشانی ہے۔ (ویسے اپنے ناموں کے ساتھ بڑے خود ساختہ القابات لگائے ہوتے ہیں)

ا۔ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُخْزِیْهِمْ وَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ (۱۶/۲۷ النحل)

ترجمہ۔ پھر قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن میں تم جھگڑتے تھے (مسلمانوں سے) علم والے کہیں گے آج ساری رسوائی اور برائی کافروں پر ہے۔

ب۔ وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا (۱۸/۵۲ کہف)

ترجمہ۔ جس دن فرمائے گا کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے تو انہیں پکاریں گے وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ہلاکت کا میدان کر دیں گے۔

ت۔ (اس سے پہلی آیت کا ترجمہ)۔ نہ میں نے آسمانوں کو بناتے وقت انہیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کو گمراہ کرنے والوں کو بازو بناؤں ۱۸/۵۱ آیہ کا ربط بتا رہا ہے کہ یہ کفار مکہ مکرمہ کے بتوں کی بات ہے)

ث۔ وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ (۲۸/ ۷۴۔ القصص)

ترجمہ۔ اور جس دن انہیں ندا فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم گمان کرتے تھے۔

ج- وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَاءِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ○ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ○

(۴۱/۴۸ حم السجدہ)

ترجمہ۔ اور جس دن انہیں ندا فرمائے گا کہاں ہیں میرے شریک۔ کہیں (مشرکین) گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں (مشرکین عذاب دیکھ کر اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے) اور گم گیا ان سے جسے پہلے پوجتے تھے (دنیا میں یعنی بت) اور سمجھ گئے کہ ان کے لیے کہیں فرار کی جگہ نہیں۔

تشریح :- مندرجہ بالا پانچ آیات میں غور کریں تو صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے شریکوں کا ذکر کر رہا ہے اور وہ ہیں "بت" جنہیں کفار مکہ مکرمہ الہ (جھوٹے) کے طور پر پوجتے تھے یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی "الوہیت" میں ان بتوں کو شریک کرتے تھے۔ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم میری صفات کے حامل ہونے کے ناطے مانتے تھے۔ بلکہ بار بار پوجنے کی ہی بات ہو رہی ہے۔ اس لئے اب تو صاف سمجھ میں آگیا کہ اللہ تعالیٰ کے شریک بت ہیں جن کی پوجا کی جائے اللہ تعالیٰ سمجھ کر۔

نتیجہ :- اہل علم کے لئے بڑی آسان فہم بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ شرک جھوٹے معبودوں (بتوں) کو پوجنے سے ہوتا ہے۔ نہ کہ صفات کے حامل ہونے سے۔ اوپر دی ہوئی سورہ النحل کی آیہ میں تو اہل علم کا ذکر ہے (قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ- اہل علم کہیں گے)۔ علم کی صفت کے حامل تو سامنے ہوں گے پھر صفات کے حامل ہونے سے تو شرک نہ ہو گا۔ کتنی بڑی بڑی دلیلیں قرآن دیتا ہے۔ مگر جاہل مولوی سمجھتا ہی نہیں۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ صفات سے شرک نہیں ہوتا۔ بلکہ شرک صرف اور صرف "الوہیت" میں کسی جھوٹے معبود کو شریک کرنے سے ہوتا ہے۔

(چونکہ شرک کے بے تکے فتوے دیتا ہے اس لیے جاہل مولوی لکھا ہے ویسے تو کوئی جاہل نہیں۔ مولوی ہو ہی نہیں سکتا)

صفاتِ الٰہی

صفاتِ الٰہی کے حامل ہونے سے شرک نہیں ہوتا

صفت کے معنی:- صفت (Attribute Quality) اس وصف کو کہتے ہیں جو کسی ہستی کی پہچان ہو اور اس کے کردار و سیرت کی آئینہ دار ہو۔ جیسے کسی کا اچھا ہونا یا برا ہونا اس کی صفت ہے کسی کا عالم ہونا یا جاہل ہونا اس کی صفت ہے۔ کسی کا باکمال ہونا یا بیکار ہونا اس کی صفت ہے۔ کسی کا دلیر ہونا یا بزدل ہونا بھی ایک صفت ہے۔ کسی کا خوبصورت ہونا یا بدشکل ہونا بھی صفت کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ وہ اوصاف ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ اور ان تمام صفات کا مرکز یعنی کہ تمام اوصاف سمٹ کر ایک ہستی میں مرکوز ہو جاتے ہیں وہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک۔ صفات کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ کائنات کا نظام ایک قاعدے کے تحت رواں دواں رہے۔ فلاں نے مصیبت میں صبر کیا فلاں بہت بڑا عالم ہے۔ فلاں کا کام بھلائی ہی کرنا ہے۔ یہ سب اوصاف پہچان بن گئے۔

قرآن میں صفات کی نفی نہیں:- چونکہ یہاں یہ بات شرک کے حوالے سے کی جا رہی ہے اس لئے قرآن پاک و حدیث پاک کی طرف دیکھنا ہوگا۔ قرآن پاک میں تو کہیں بھی صفات کی نفی نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ لَا کَرِیْمَ اِلَّا اَنَا۔ لَا رَحِیْمَ اِلَّا اَنَا۔ لَا نُوْرَ اِلَّا اَنَا۔ لَا رَؤُفَ اِلَّا اَنَا جتنے بھی اوصاف ہیں کسی ایک کی بھی نفی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان صفات کی عطا کے متعلق بتایا ہے۔ انسان کے متعلق (سورہ الدھر) فرمایا فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۝ میں نے انسان کو سمیع اور بصیر بنایا۔ اللہ تعالیٰ تو خود بھی سمیع ہے اور بصیر ہے۔ چنانچہ ان اوصاف کو عطا کر دیا تاکہ نظام کائنات چلے۔

صفات الٰہی کے حامل انسان حضرات (غیر اللہ)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں:- قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں قصیدہ ہے۔ عالموں کے لئے شریعت کی کتاب ہے اور مومنوں کے لئے ضابطہ حیات ہے۔ یہ کلام شروع ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○ اب ان تمام تعریفوں میں ان گنت صفات آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ صفات اپنے بہترین گروہ انسانیت حضرات انبیاء کو عطا کیں۔ کسی کو کچھ اور کسی کو کچھ۔ اس گروہ کا سردار جس کا نام گرامی محمد (ﷺ) ہے کو سب سے زیادہ صفات عطا کیں۔ چند ایک انبیاء کی صفات کا ذکر آئے گا۔ سب سے پہلے انبیاء کے سردار اس کائنات کے حاکم سے شروع کرتے ہیں۔

ا۔ کریمیت، رؤفیت، رحیمیت، رحمت:- اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی شان کا مظہر ہیں اور وہ اپنے بندوں اور دیگر مخلوق کے لئے کریم ہے۔ رؤف ہے۔ رحیم ہے اور رحمت ہے۔ بلکہ اللہ کا فرمان ہے "رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ" (میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہیں) ایک اور جگہ فرمایا۔ میری رحمت میرے غضب کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اسی طرح فرمایا میں کریم ہوں کرم کرتا ہوں۔ قرآن بھی کریم ہے اور پھر فرمایا میں رؤف ہوں اور رحیم ہوں۔ اب یہ صفات تو ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا بھی مظہر ہیں۔ چنانچہ سب سے زیادہ تعریف کئے گئے (محمد) جو کہ محبوب ﷺ بھی ہے کو یہ صفات عطا کر کے اپنی ذات کا مظہر بنا دیا۔ پھر فرمایا لَوْ لَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّة یا حبیب (ﷺ) آپ نہ ہوتے تو میں اپنے رب تعالیٰ ہونے کو ظاہر نہ فرماتا۔

(۱) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ :- یا محبوب (ﷺ) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا کتنے جہاں ہیں۔ سنا ہے اٹھارہ ہزار ہیں۔ یہ کس نے بتایا۔ یہ "صاحب کلی علم غیب" نے بتایا۔ آپ ﷺ اٹھارہ ہزار جہانوں کے لئے رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ اتنے ہی جہانوں کے لئے رب ہیں۔ جہاں تو برابر ہیں۔ گویا کہ جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت وہیں وہیں محمد مصطفیٰ ﷺ کی رحمت۔ جہاں برابر ہونے کے ناطے تو پھر شرک ہونا چاہئے۔ مگر نہیں یہ عطا ہے اور عطا کے بعد شرک نہیں ہوتا۔

(۲) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ :- بیشک یہ عزت والے (کرم کرنے والے) رسول کا قول ہے یہ قرآن پاک کے متعلق ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کے لب مبارک سے جو الفاظ نکلے وہ قرآن پاک بن گئے۔ حدیث پاک بن گئے۔ شریعت بن گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے متعلق فرماتا ہے (انفطار ۶) يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ○ اے انسان تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے رب کریم کے بارے میں چنانچہ کریمیت مشترک ہو گئی۔ اور چونکہ یہ صفت محبوب ﷺ کو عطا ہوئی اس لئے شرک نہیں۔

(۳) بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ :- محمد ﷺ مومنین کے ساتھ شفقت فرمانے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ یہ صفات بھی ذات الٰہی کا مظہر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق فرمایا' اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۲،۱۴۳) بیشک اللہ تعالیٰ انسانوں پر شفیق اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ شفقت اور رحمت اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ میں مشترک ہیں۔ اسی زاویہ دیکھنا ہے کہ کیا پھر یہ شرک ہے۔ نہیں وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے آقا ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور یہ صفات عطا کر دیں۔ اسی مختصر تعارف کے بعد دوسری صفات کا ذکر بھی آئے گا جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطا کیں۔ وہ ان گنت ہیں اور ان سے شرک نہیں ہوتا کیونکہ شرک صرف اور صرف "الوہیت" میں ہوتا ہے۔

(ب) خالقیت :- تخلیق کرنا یا پیدا کرنے کی صفت کو خالقیت کہتے ہیں۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کا صفاتی نام بھی "خالق" ہے یعنی پیدا کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا (۲/۲۹) وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کی تخلیق کی۔ اب یہ صفت اس نے اپنے انبیاء کرام کو بھی عطا کیں۔ بلکہ ایک نبی کا معجزہ قرار پایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اِنِّيْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (۳/۴۹ ال عمران) میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے **برص** کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اس کے علاوہ آقا ﷺ کے امتی اولیائے کرام نے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کیا۔ کیا یہ شرک ہے۔ نہیں

(ت) یُحْیِیَتْ :- اوپر والی آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندوں کو بنا کر پھونک مار کر اڑا دیتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ باذن اللہ (اللہ کے حکم سے) چنانچہ جب حکم الٰہی سے یہ عطا ہوئی تو پھر یہ شرک نہیں رہتا اور ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت کو بھی قرآن میں بیان کیا ہے۔ "كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○ (۲/۲۸) بھلا تم کیونکر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں جلایا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔ اب دیکھا جائے تو زندہ کرنے کی صفات اللہ تعالیٰ میں بھی اور اس کے بندے میں بھی۔

ث۔ مُمِیْتُ :- اوپر والی آیت میں ذکر ہوا اللہ تعالیٰ موت دیتا ہے (ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ) ظاہر ہے وہ خالق ہے اس نے پیدا کیا تو اس کے قانون کے مطابق ہر ایک نے واپس اسی کی طرف جانا ہے اس لئے موت برحق ہے۔ جیسے فرمایا کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ○ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ صفت فرشتہ اجل حضرت عزرائیل علیہ السلام کو عطا کی ہے (السجدۃ ۳۲/۱۱) قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ○ ترجمہ۔ آپ فرمائیں تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب تعالیٰ کیطرف واپس جاؤ گے۔ موت دینا یا وفات کا ہونا یہ اللہ تعالیٰ کے امر سے ہے اور یہ اس نظام کائنات کا ایک حصہ ہے جس کے قانون کے تحت یہ چل رہا ہے۔ اور یہ صفت ایسی صفت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے ساتھ متصف ہے۔ مگر اس نظام کو چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے مقرب فرشتے کو عطا کر دی ہے جو آن کی آن میں تمام کائنات میں جہاں کسی کو موت دینی ہوتی ہے پہنچ جاتا ہے۔ چونکہ یہ عطائی صفت ہے اس لئے اس سے شرک نہیں ہوتا۔

ج۔ عَفُوٌّ :- یہ صفت بھی بہت اعلیٰ ہے۔ عفو کے معنی معاف کر دینا (Pardon) کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ قرآن کہتا ہے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا○ بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے (۴/۴۴) یہ صفت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے مظہر ہمارے آقا ﷺ کو عطا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ سے مخاطب ہوا۔ یا حبیب ﷺ معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (۷/۱۹۹) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ○ معاف کرنے کی صفت بھی اس کائنات کے حاکم (ﷺ) کی ہے اور احکم الحاکمین کی ہے۔

ح۔ ملوکیت :- اللہ تعالیٰ کی خاص صفات میں ملوکیت بھی ایک صفت ہے عرف عام میں ہم سب "مالک" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے بھئی اللہ مالک ہے وغیرہ وغیرہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے کی بہت آیات ہیں چنانچہ اس ضمن میں ایک آیت پیش خدمت ہے۔ (سورۃ ال عمران ۳/۲۶) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۤءُ..... یوں عرض کر یا اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے ملک دے۔ اور جس سے چاہے ملک چھین لے۔ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی مالک بلکہ مالک الملک ہے۔ لیکن اس نے اس صفت کو اپنے انبیاء کرام کو بھی عطا کیا۔ بنی اسرائیل کے انبیاء میں نبی بھی تھے اور سلطنت کے بادشاہ بھی۔ ان کا ذکر قرآن میں یوں ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے۔ اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو۔ کہ تم سے پیغمبر ہوئے اور تمہیں بادشاہ بنایا (۵/۲۰ المائدہ۔ وَجَعَلَكُمْ مُلُوْكًا.....) حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق فرمایا (۳۸/۲۰ ص) وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ۝ اور ہم نے اس کے ملک کو مضبوط کیا اور اسے حکمت اور قول فیصل دیا۔ (حضرت سلیمان، حضرت داؤد کا جانشین تھا) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو بڑا ملک دیا۔ (۴/۵۴ النساء) تو ہم نے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا چنانچہ معلوم ہوا کہ "ملوکیت" کی صفت دینے سے شرک نہیں ہوتا۔ (ملوکیت بھی گئی)

(خ) رُبُوبِیَت :- اللہ تعالیٰ کو بھی "رب" بھی کہتے ہیں یہ اس کی صفت ہے۔ اس کے لغوی معنی بہت ہیں جب یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آئے تو اس کے معنی تربیت کرنے والے، پالنے والے، پرورش کرنے والے اور اس کے ساتھ ساتھ اور معانی کہ بالادست ہونا لوگوں پر۔ مالک ہونا، انتظام کرنا بھی ہیں۔ چنانچہ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کا اظہار ایسے فرمایا کہ رب العالمین ویسے ہی دنیا میں جن بادشاہوں کو عطا کئے۔ لوگوں پر ان کی بالادستی فرمائی۔ انگریزی میں وہ بھی Lord یا Master کہلاتے ہیں۔ سورۃ یوسف میں مذکور ہے کہ ان کے ساتھ قید خانہ میں دو ساتھی تھے جن کو انہوں نے خواب کی تعبیریں بتائیں۔ پھر ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے ساتھ میرا ذکر کرنا (اُذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ) چنانچہ اللہ تعالیٰ کی صفت

ربوبیت بھی اسنے غیر اللہ کو عطا کر دی کیا یہ شرک ہے نہیں۔

(د) علمیت:- علم الٰہی بھی ایک بہت بڑی صفت ہے جو عموماً اللہ تعالیٰ سے ساتھ ہی مختص ہے چونکہ وہ اس کائنات کا خالق ہے اس لئے اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے اب چونکہ یہ کائنات ایسے ویسے تو نہ بنائی۔ اس لئے اپنے خاص گروہ انسان انبیاء کرام کو جتنا چاہا علم عطا کر دیا انبیاء کرام کے گروہ کے سردار اور بادشاہ کو "کلی علم" عطا کر دیا اور قرآن میں بڑے واضح طور پر فرمایا۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (۲۴/ ۸۱ التکویر) اور وہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں یعنی کہ غیب بتانے میں وہ (ﷺ) سخی ہیں اور سخی وہ ہوتا ہے جس کے پاس بہت کچھ ہوتا ہے دوسرے انبیاء کرام کو بھی جتنا چاہا علم عطا کیا۔ آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (۲/۳۱) یوسف علیہ السلام نے تو خود فرمایا إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (۱۲/۵۰) داؤد و سلیمان علیہما السلام کے متعلق فرمایا وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۝ (۲۷/۱۵ النمل) اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا۔ تو قرآن مجید کے مطالعہ سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصیت دوسرے (غیر اللہ) کو ہی عطا کی اور ان میں سرفہرست انبیاء کرام ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ صفت غیر اللہ میں پائی جائے تو اس سے شرک نہیں ہوتا۔

حدیث قدسی:- جب میں بندے کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں۔ اور یاد رہے کہ بندہ اللہ کا محبوب کب اور کیسے بنتا ہے۔ قرآن پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شرط رکھی ہے وہ یہ کہ میرے محبوب (ﷺ) کی پیروی کرو۔ یہ محبت سے ہوتی ہے۔ محبت نہ ہو تو پیروی نہیں کر سکتے۔

محب اور حبیب کی مشترک صفات

صفات	محب جل جلالہ (رب العالمین)	محبوب ﷺ (رحمۃ للعالمین)
۱۔ معلم	الرحمٰن○ علم القران○ ۵۵/۱۲	یعلمھم الکتٰب والحکمۃ ۲/۱۲۹
۲۔ تزکیہ	ولکن اللہ یزکی من شاء ۲۱/۴۴	ویزکیھم ۲/۱۲۹
۳۔ نور	اللہ نور السمٰوٰت ۲۴/۳۵	قد جاءکم من اللہ نور ۵/۱۵
۴۔ راضی ہونا	واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ۹/۶۲	واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ۹/۶۲ (محبوب راضی تو پھر محب راضی)
۵۔ کریم	یایھا الناس ماغرک بربک الکریم ۸۲/۶	انہ لقول رسول کریم ۶۹/۴۰
۶۔ رؤف	اللہ بالناس سے رؤف الرحیم ۲	بالمومنین رؤف الرحیم ۹/۱۲۸
۷۔ رحیم	اللہ بالناس رؤف الرحیم ۲	بالمومنین رؤف الرحیم ۹/۱۲۸
۸۔ ہادی	یھدی من یشاء الی صراط المستقیم ۲/۲۱۳	وانک لتھدی الی صراط مستقیم ۴۲/۵۲
۹۔ ولی	اللہ ولی الذین امنوا ۲/۲۵۷	انما ولیکم اللہ ورسولہ ۵/۵۶
۱۰۔ عزت	فان العزۃ للہ جمیعا ۴/۱۳۹	وللہ العزۃ ولرسولہ ۶۳/۸
۱۱۔ اندھیروں سے نکالنا	لیخرجھم من الظلمٰت الی النور ۲۴/۲۱	لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور ۱۴/۱
۱۲۔ انعام کرنا	انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ ۲/۲۷ ۳۳	جس پر اللہ نے انعام کیا تو نے انعام لیا ۳/۳۷ ۳۳
۱۳۔ اطاعت	اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول	من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
۱۴۔ حلال کرنا	ما احل اللہ لکم ۵/۸۷	یحل لھم الطیبٰت ۷/۱۵۷
۱۵۔ حرام کرنا	ما حرم اللہ ورسولہ ۹/۲۹	ویحرم علیھم الخبٰئث ۷/۱۵۷
۱۶۔ امر معروف	ان اللہ یامر بالعدل ۱۶/۹۰	یامرھم بالمعروف ۷/۱۵۷
۱۷۔ نہی عن المنکر	وینھی عن الفحشاء والمنکر ۱۶/۹۰	وینھٰھم عن المنکر ۷/۱۵۷
۱۸۔ واعظ	یعظکم لعلکم تذکرون ۱۶/۹۰	قل انما اعظکم بواحدۃ ۳۴/۴۶
۱۹۔ غنی کرنا	وما نقموا الا ان اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ ۹/۷۴	
۲۰۔ عطا کرنا		
۲۱۔ فضل کرنا	ولو انھم رضوا ما اٰتٰھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ ۹/۵۹	
۲۲۔ حکیم	ان اللہ عزیز حکیم ۲/۲۲۰	یعلمھم الکتٰب والحکمۃ ۲/۱۲۹

اللہ تعالیٰ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) --- ساتھ ساتھ ذکر

تیرا نام بھی آئے گا میرے نام کے ساتھ (فرمان الٰہی)

۱۔ **اطاعت** :- اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (۲۲ دفعہ) ۳/۳۲-۱۳۲، ۴/۱۳-۵۹-۶۹-۸۰، ۵/۹۲، ۸/۱-۲۰-۴۶، ۹/۷۱، ۲۴/۵۲-۵۴-۵۶، ۳۳/۷۱-۶۶-۳۳، ۴۷/۳۳، ۴۸/۱۷، ۴۹/۱۴، ۵۸/۱۳، ۶۴/۱۲

۲۔ **ایمان**:- امنوا باللہ ورسولہ (۲۰ دفعہ) ۳/۱۷۰، ۴/۱۳۶-۱۵۶-۱۷۱، ۵/۸۱، ۷/۱۵۸، ۲۴/۴۷-۶۲، ۴۸/۹، ۴۸/۱۳، ۴۹/۹-۵، ۵۷/۷-۸-۱۹-۲۱-۲۸، ۵۸/۴، ۶۴/۸، ۶۱/۱۱

۳۔ **کفر**:- کفروا باللہ ورسولہ (۵ دفعہ) ۳/۱۰۱، ۴/۱۵، ۹/۵۴-۸۰-۸۴

۴۔ **مخالفت**:- یحادو اللہ ورسولہ (۶ دفعہ) ۹/۶۳، ۸/۱۳، ۵۹/۴، ۵۸/۵-۲۰-۲۲

۵۔ **ایذا دینا**:- یوذون اللہ ورسولہ (۲ دفعہ) ۹/۶۱، ۳۳/۵۷

۶۔ **نافرمانی** :- یعص اللہ ورسولہ (۳ دفعہ) ۴/۱۴، ۳۳/۳۶، ۷۲/۲۳

۷۔ **جنگ** :- حارب اللہ ورسولہ (۳ دفعہ) ۲/۲۷۹، ۵/۳۳، ۹/۱۰۷

۸۔ **دغا کرنا**:- لا تخولو اللہ ورسولہ ۸/۲۷

۹۔ **جھوٹ بولنا**:- کذبو اللہ ورسولہ ۹/۹۰

۱۰۔ **حرام کیا**:- حرم اللہ ورسولہ ۹/۲۹

۱۱۔ **استہزا کرنا**:- اباللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستہزون ۹/۶۵

۱۲۔ **استغفار**:- فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول ۴/۶۴

۱۳۔ **طرف** :- مھاجرا الی اللہ ورسولہ ۴/۱۰۰

۱۴۔ **محبت** :- احب الیکم من اللہ ورسولہ ۹/۲۴

۱۵۔ **عطا**:- ما اتھم اللہ ورسولہ

۱۶۔ **فضل**:- سیوتینا من فضلہ ورسولہ ۹/۵۹

۱۷۔ **راضی** :- واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ۹/۶۲

۱۸۔ غنی :- اغنھم اللہ ورسولہ من فضلہ ۹/۷۴

۱۹۔ دیکھنا :- فسیری اللہ عملکم ورسولہ ۹/۹۴، ۹/۱۰۵

۲۰۔ عزت :- واللہ العزہ ولرسولہ ۶۳/۸

۲۱۔ دوستی :- انما ولیکم اللہ ورسولہ ۵۶۔۵/۵۵

۲۲۔ وعدہ :- وعدنا اللہ ورسولہ ۲۲۔۳۳/۱۲

۲۳۔ سچ :- صدق اللہ ورسولہ ۳۳/۲۲، ۴۸/۲۷

۲۴۔ فرماں بردار :- للہ ورسولہ ۳۳/۳۱

۲۵۔ حکم :- قضی اللہ ورسولہ ۳۳/۳۶

۲۶۔ تقدم :- یدی اللہ ورسولہ ۴۹/۱

۲۷۔ غنیمت :- للہ وللرسول ۸/۱۔۴۱، ۵۹/۷

۲۸۔ مدد :- ینصرون اللہ ورسولہ ۵۹/۸

۲۹۔ رسول اللہ :- رسول من عنداللہ ۲/۱۰۱، ۳/۱، ۹۸/۲

۳۰۔ بلایا جانا :- استجابو اللہ والرسول ۳/۱۷۲، ۸/۲۴، ۲۴/۴۸، ۲۴/۵۱

۳۱۔ برات :- براۃ من اللہ ورسولہ ۹/۱

۳۲۔ عہد :- عنداللہ وعند رسولہ ۹/۷

۳۳۔ اذن :- اذان من اللہ ورسولہ ۹/۳

۳۴۔ خیر خواہ :- نصحوللہ ورسولہ ۹/۹۱

۳۵۔ محرم راز :- من دون اللہ ورسولہ ۹/۱۶

۳۶۔ ڈرنا :- ان یحیف اللہ علیھم ورسولہ ۲۴/۵۰

۳۷۔ رجوع :- فردوہ الی اللہ والرسول ۴/۵۹

۳۸۔ نازل :- انزل اللہ والی الرسول ۴/۶۱، ۵/۱۰۴

۳۹۔ بعثت :- بعث اللہ ورسولا ۲۵/۴۱

یا نبی - یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱- یایھا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر ۵/۴۱
۲- یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ۵/۶۷
۳- یایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین ۸/۶۴
۴- یایھا النبی حرض المومنین علی القتال ۸/۶۵
۵- یایھا النبی قل لمن فی ایدیکم ۸/۷۰
۶- یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین ۹/۷۳، ۶۶/۹
۷- یایھا النبی اتق اللہ ۳۳/۱
۸- یایھا النبی قل لازواجک ۳۳/۲۸
۹- یایھا النبی انا ارسلنک شاھدا ۳۳/۴۵
۱۰- یایھا النبی انا احللنا لک ۳۳/۵۰
۱۱- یایھا النبی قل لازواجک ۳۳/۵۹
۱۲- یایھا النبی ۶۶/۱

یا سے خطاب :- (ا)- اوپر والی آیات سے ظاہر ہوا کہ "یا" سے پکارنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یارسول اللہ دو دفعہ کہا اور یا نبی تیرہ دفعہ کہا۔

(ب)- یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بلانے والی احادیث پاک کی تعداد ۱۱۲ ہے جو کہ تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں میں ملتی ہیں۔ جن احادیث پاک کے درمیان یا آخر میں لفظ "یا محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) آتا ہے ان کی تعداد بے شمار ہے۔

(ت)- "یا" کے طریقہ پر پکارنا شرک کیسے ہو سکتا ہے جبکہ یہ سنت الٰہی ہے۔

(ث)- حشر کے میدان میں دوزخی اسی "یا" کے لفظ سے جنتی لوگوں کو مدد کے لئے پکاریں گے۔ کہ "یا فلاں" میں نے تمہیں پینے کے لئے پانی دیا تھا۔ اب تم مجھے دوزخ میں گرنے سے بچالو۔ چنانچہ اس جنتی کی شفاعت سے یہ بخشا جائے گا۔

شفاعت کے منکر مولوی صاحب۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پاک بھی پڑھا کرو ویسے تو تم اپنے آپ کو اہل حدیث کہلواتے ہو۔

شرک

شرک (۴ دفعہ) ۳۱/۱۳، ۳۴/۲۲

شرکاءکم ۳۵/۴۰، ۴۶/۴

این شرکاءی ۱۶/۲۷، ۲۸/۶۲-۷۴، ۴۱/۴۷، ۱۸/۵۲

اشرکوا ۲/۹۶، ۳/۱۵۱، ۳/۱۸۶، ۵/۸۲، ۶/۲۲-۸۸-۱۰۷-۱۳۸، ۱۰/۲۸، ۱۶/۳۵-۸۶، ۲۲/۱۷

اشرک ۱۳/۳۶، ۱۸/۳۸-۴۲، ۴۰/۴۲، ۷۲/۲۰

تشرک ۲۲/۲۶، ۲۹/۸، ۳۱/۱۳-۱۵

تشرکوا ۴/۳۶، ۶/۱۵۱، ۷/۳۳

نشرک ۳/۶۴، ۱۲/۳۸، ۷۲/۲

تشرکون ۶/۱۹-۴۱-۶۴-۷۸-۸۰، ۱۱/۵۴، ۴۰/۷۳

یشرک ۴/۴۸-۱۱۶، ۵/۷۲، ۱۸/۲۶-۱۱۰، ۲۲/۳۱

یشرکون ۷/۱۹۰-۱۹۱، ۹/۳۱، ۱۰/۱۸، ۱۶/۱-۳-۵۴، ۲۳/۵۹-۹۲، ۲۴/۵۵، ۲۷/۵۹-۶۳، ۲۸/۶۸، ۲۹/۶۵، ۳۰/۳۳-۳۵-۴۰، ۳۹/۶۷، ۵۲/۴۳، ۵۹/۲۳

یشرک ۴/۴۸-۱۱۶، ۴۰/۱۲

شرکاء ۴/۱۲، ۶/۹۴-۱۰۰-۱۳۹، ۷/۱۹۰، ۱۰/۶۶، ۱۳/۱۶-۳۳، ۳۰/۲۸، ۳۴/۲۷، ۳۹/۲۹، ۴۲/۲۱، ۶۸/۴۱

شرکاءکم ۷/۱۹۵، ۱۰/۷۱، ۲۸/۶۴، ۳۵/۴۰

شرکاءکم ۱۰/۳۴-۳۵، ۳۰/۴۰

لشرکاءہم ۶/۱۳۶، ۳۰/۱۳، ۶۸/۴۱

المشرکون ۶/۱۲۱، ۹/۲۸-۳۳، ۱۲/۱۰۶، ۱۶/۱۰۰، ۶۱/۹

المشرکین ۲/۱۰۵-۱۳۵-۲۲۱، ۳/۶۷-۹۵، ۶/۱۴-۲۳-۷۹-۱۰۶-۱۳۷-۱۶۱، ۹/۱-۳-۴-۵-۶-۷-۱۷-۳۶-۱۱۳، ۱۰/۱۰۵، ۱۲/۱۰۸، ۱۵/۹۴، ۱۶/۱۲۰-۱۲۳، ۲۲/۳۱، ۲۸/۸۷، ۳۰/۳۱-۴۲، ۳۳/۷۳، ۴۰/۸۴، ۴۱/۶، ۴۲/۱۳، ۴۸/۶، ۹۸/۱-۶

شارکھم ۱۷/۶۴

اشرکنا ۶/۱۴۸

اشرکتمون ۱۳/۲۲

اشرک ۷/۱۷۳

اشرکت ۳۹/۶۵

اشرکتم ۶/۸۱

یشرکن ۶۰/۱۲

اشرکہ ۲۰/۳۲

یشرککم ۳۵/۱۴

شریک ۶/۱۶۳، ۱۷/۱۱۱، ۲۵/۲

شرکاء ھم ۱۶/۸۶

شرکاء وکم ۶/۲۲، ۱۰/۲۸

شرکاؤنا ۱۶/۸۶

شرکاؤھم ۶/۱۳۷، ۱۰/۲۸

لشرکائنا ۶/۱۳۶

مشرک ۲/۲۲۱، ۲۴/۳

مشرکۃ ۲/۲۲۱، ۲۴/۳

المشرکات ۲/۲۲۱، ۳۳/۷۳، ۴۸/۶

مشرکون ۳۷/۳۳، ۳۹/۴۳

ٹوٹل ۱۶۸ (168) دفعہ

حرف آخر

۱۔ اس کتاب میں شرک کے معنیٰ توحید کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے شریکوں کے متعلق کیا کہا بلکہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مشرکین کو کہے گا کہ کہاں ہیں وہ میرے شریک جن کے بارے میں تم مسلمانوں سے جھگڑتے تھے تو اہل علم کہیں گے آج ساری رسوائی اور برائی کافروں پر ہے (۱۶/۲۷) چنانچہ اس آیہ سے اہل علم کا موجود ہونا (وہ انسان ہوں گے)۔ پھر صفات الٰہی کے حامل انسانوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں کریمیت، رحیمیت، رؤفیت، رحمت، خالقیت، یحیت، ممیت، ملوکیت، ربوبیت، عفو اور علمیت۔ یہ سب صفات اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کو عطا کیں۔

۲۔ جو چیز عطا کر دی جائے اس سے پھر شرک نہیں ہوتا:۔ جو بات سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے وہ یہ کہ وہ کونسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی نبی رسول کو عطا نہیں کی اور جس میں اگر کوئی کسی کو شریک کرنا چاہے تو وہ شرک کا مرتکب ہو جاتا ہے اور مشرک کہلاتا ہے۔ تو وہ ہے "الوہیت" یعنی کہ سجود رکوع، پرستش عبادت صرف اور صرف ذات الٰہی نے اپنے لئے رکھی ہے۔ اس لئے خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں شرک ہوتا ہے۔ صفات کے حامل ہونے میں شرک نہیں۔ کاش مولوی صاحب تمہارا مقیاس ذہانت اتنا بلند ہو کہ تم عقل کی کم از کم اوسط درجے کی حدود تک پہنچ سکو اور پھر یہ بات سمجھ سکو۔ مگر جب محبوب خدا ﷺ کی ذات اقدس، کمالات، جمالات، معجزات اور صفات میں نکتہ چینی ہی کرنا زندگی کا نصب العین ہو تو پھر عقل ماری جاتی ہے۔ حالانکہ شریعت عقل کے دائرے کے اندر ہے۔ آقا ﷺ نے کفار کو فرمایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (کیا تمہیں عقل نہیں) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم کی اولاد۔ کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (کیا تمہیں عقل نہ تھی) اور جہنمی جب دوزخ میں پھینکے جائیں گے تو کہیں گے۔ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ (اگر عقل کی ہوتی)۔

۴۔ ایک ہی راستہ :- اب بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ توبہ کریں۔ صاحب قرآن پاک کا اتباع کریں پھر قرآن پاک و احادیث پاک بھی سمجھ آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف صرف ایک ہی راستہ ہے قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ (۱۲/۱۰۸) آپ فرمادیں یہ میری (محمد) کی راہ ہے میں اللہ پاک کیطرف بلاتا ہوں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں (بصیرت) رکھتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جب محمد ﷺ کے راستے پر چلیں گے تو بصیرت ملے گی۔ جب بصیرت ملے گی تو خود بخود عقل آجائے گی۔ اور شریعت پر چلنا نصیب ہو جائے گا۔ اور دوبارہ عرض ہے کہ بصیرت صرف اور صرف در مصطفیٰ (ﷺ) سے ہی ملے گی۔ کاش کہ تیری سمجھ میں آجائے میری بات۔

یاد رکھو	اللہ تعالیٰ نے ایک چیز کسی کو عطا نہیں کی۔ وہ ہے الوہیت۔ یہی واحد چیز ہے

جو اللہ تعالیٰ کی وحدت کہلاتی ہے یعنی توحید الٰہی۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی اور کو اِلٰہ بنائیں گے تو یہ سراسر شرک ہو گا اور اس جھوٹے اِلٰہ کو ماننے والا مشرک کہلائے گا۔ رکوع و سجود صرف اور صرف اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے رکھے ہیں۔

نوٹ: توحید الٰہی کا مفہوم سمجھنا بہت آسان ہے اگر انسان میں بصیرت ہو لیکن اگر آقا ﷺ کی ذات اقدس، صفات، کمالات، جمالات، جلال و معجزات میں نکتہ چینی کرنا ہی وطیرہ ہو تو پھر بصیرت نہیں ملے گی اور عقل ماری جائے گی کیونکہ نکتہ چینی کرنے سے ایمان چلا جائے گا اور پھر منافقین کے ٹولہ کے سردار ابی ابن سلول کی پارٹی منزل بن جائے گی۔ اور اس طرح جہنم کا آخری طبقہ (ساتواں) آخری بے آرام گاہ بن جائے گا۔

جنت کہاں ہے؟ فرمان نبوی ﷺ ہے۔ ہمارے گھر اور منبر کے درمیان جنت کا باغ ہے جنت چاہئے تو در مصطفیٰ ﷺ پہ جاؤ۔ جنت ضرور مقدر بنے گی۔

(مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ

مِن دُونِ اللہ اور بِاذنِ اللہ۔ غیر اللہ

مِن دون اللہ کے معنی:- اس کے معنی "اللہ کے سوا" یہ لفظ قرآن پاک میں ۱۴۴ دفعہ آیا ہے۔ تمام کی تمام آیات ان بتوں کے متعلق ہیں جن کو کفار مکہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے کیونکہ وہ انہیں (الہ) معبود سمجھتے تھے۔ اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں ان بتوں کو شریک کر کے شرک کے مرتکب ہوتے تھے۔ چند ایک آیات کی مثالیں درج ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ا۔ بت بولیں گے۔:- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ○ قَالُوا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ (۲۵/۱۷ الفرقان)

ترجمہ۔ اور جس دن اکٹھا کرے گا انہیں اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا کیا تم نے گمراہ کر دیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے۔ بت عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں۔ اس آیہ میں بتوں سے خطاب ہوا اور وہ "من دون اللہ" ہوئے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ (۹/۱۶ توبہ)

ترجمہ۔ کیا اس گمان میں ہو۔ کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے۔ اور اللہ اور رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

چنانچہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ (من دون اللہ) اللہ۔ رسول اور مومنین کے علاوہ ہیں۔

ت۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غٰفِلُونَ ○ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِينَ ○ (۴۶/۵ الاحقاف)

ترجمہ۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انہیں ان کی پوجا کی خبر نہ ہو اور جب لوگوں کا حشر ہو گا ان کے دشمن ہوں گے اور ان سے منکر ہو جائیں گے۔ اس آیہ سے بھی معلوم ہوا کہ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سے مراد وہ بت ہیں جو قیامت کو مکر جائیں گے۔

(ث) وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ○ (۱۶/۲۱ النحل)

ترجمہ۔ اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ نہیں بناتے۔ وہ خود بنائے ہوئے ہیں مردہ ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔

نتیجہ: بت زندہ نہیں ہوتے یہ تو مردہ اور بے جان پتھر وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہوا کہ من دون سے مراد بت ہیں۔۔۔۔ زندہ تو انبیاء' اولیاء' شہداء اور صالحین ہوتے ہیں۔

خلاصہ:- جتنی بھی آیات جن میں لفظ "مِنْ دُوْنِ اللہ" آیا ہے ان کی تعداد ۱۳۴ ہے تمام کی تمام آیات میں "اللہ کے سوا" سے مراد بت ہیں۔ اوپر چار مثالیں دی گئی ہیں جن میں صاف ظاہر ہے کہ "مِنْ دُوْنِ اللہ" قیامت کے دن بولیں گے۔ اللہ تعالیٰ بتوں کو قوت گویائی عطا کر دے گا اور پھر وہ بتائیں گے کہ انہوں نے انسانوں کو گمراہ نہیں کیا تھا اور وہ ان کی پوجا کے منکر ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے تو انسانوں کو پوجنے کو نہ کہا تھا۔

غلط فہمی دور ہونی چاہیئے:- جاہل اور ان پڑھ لوگ "من دون اللہ" یعنی اللہ کے سوا کے معنوں میں انبیاء اولیاء لے آتے ہیں۔ یہ جہالت' کم علمی اور بصیرت کی کمی ہے رسول کریم اور مومنین کے متعلق سورۃ توبہ کی آیت ۱۶ (جو اوپر بیان ہوئی ہے) میں یہ صاف طور پر بیان ہے کہ ان کے علاوہ "من دون اللہ" ہیں۔ اور ظاہر ہے وہ بت ہیں اگر پھر بھی کوئی جاہل ضد کرے تو سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہے کیونکہ وہ اللہ کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے باغی کی سزا قتل ہے۔

مَنْ دُونِ اللہ اور بِاِذنِ اللہ ۔ غَیرُ اللہ

مِن دون اللہ کے معنی :- اس کے معنی "اللہ کے سوا" یہ لفظ قرآن پاک میں ۱۴۴ دفعہ آیا ہے۔ تمام کی تمام آیات ان بتوں کے متعلق ہیں جن کو کفار مکہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے کیونکہ وہ انہیں (الٰہ) معبود سمجھتے تھے۔ اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں ان بتوں کو شریک کر کے شرک کے مرتکب ہوتے تھے۔ چند ایک آیات کی مثالیں درج ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ا۔ بت بولیں گے۔ :- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ○ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ (۲۵/۱۷ الفرقان)

ترجمہ۔ اور جس دن اکٹھا کرے گا انہیں اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا کیا تم نے گمراہ کر دیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے۔ بت عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو ہمیں سزا وار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں۔ اس آیہ میں بتوں سے خطاب ہوا اور وہ "من دون اللہ" ہوئے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ (۹/۱۶ توبہ)

ترجمہ۔ کیا اس گمان میں ہو۔ کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے۔ اور اللہ اور رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

چنانچہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ (من دون اللہ) اللہ۔ رسول اور مومنین کے علاوہ ہیں۔

ت۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ○ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ○ (۴۶/۵ الاحقاف)

یہ لفظ قرآن میں ۱۷ دفعہ آیا ہے اور ہر جگہ اس سے مراد جھوٹے الہ ہیں۔

(۱) قرآن کہتا ہے۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا ○ (۴/۸۲ نساء) ترجمہ۔ تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں۔ اگر وہ غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔ اس آیہ میں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی مثال دے کر سمجھایا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔ اگر کسی اور الہ (جھوٹے) کا ہوتا تو ضرور اختلاف پاتے۔

(۲) قرآن کہتا ہے۔ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ (۶/۴۶ الانعام) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون اور اللہ تعالیٰ ہے؟

(۳) قرآن کہتا ہے۔ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا (۷/۱۴۰) کہا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا اور اللہ تلاش کروں۔

(۴) قرآن کہتا ہے۔ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ (۱۷۳/ البقرہ) اور وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ ذبح کیا گیا ہو۔

تشریح :- جانور پر جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیا جائے جیسا کہ کفار مکہ اپنے بتوں کے نام لے کر ان کو ذبح کرتے تھے وہ حرام ہے۔ لیکن مسلمان تو اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیتے ہیں۔ جانور پر چھری پھیرتے وقت بسم اللہ۔ اللہ اکبر کہتے ہیں (کوئی بھی مسلمان کسی جھوٹے الہ (بت) وغیرہ کا نام نہیں لیتا باقی جانور کی عیدالاضحیٰ پر قربانی کی جاتی ہے۔ عقیقہ اور ولیمہ اور صدقہ وغیرہ کے لئے بھی قربان کیا جاتا ہے تو سب پر اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیا جاتا ہے۔ اس آیہ کی مفہوم کے مخاطب کفار مکہ ہیں نہ کہ آج کے مسلمان جیسا کہ جاہل اجڈ سمجھتا ہے۔

باذن اللہ :- اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اذن کے معنی حکم کے ہیں اور یہ لفظ قرآن میں ۸۲ دفعہ مختلف سورتوں میں آیا ہے ہر چیز کا مالک حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کی عطا کے بغیر کوئی ایک ذرہ کا ایک قطرہ کا مالک نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے بعض بندوں کو اپنی چیزوں کا مالک بنایا ہے۔ گروہِ انبیائے کرام اور اولیاء کرام کو "اپنے حکم" سے معجزات و کرامات عطا کیں ہیں۔

باذنِ اللہ کے بعد شرک ختم ہو جاتا ہے:- یہ بات سمجھنا بہت آسان ہے۔ جب حکمِ الٰہی سے جو بھی کام ہو تو وہ پھر شرک کے دائرے میں نہیں ہوتا۔ قرآن حکیم میں بہت مثالیں ہیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کے پرندے بنا کر پھونک مار کر "اڑ اللہ پاک کے حکم سے" کہتے تو اس میں جان پڑتی اور پرندہ اڑ جاتا یہ سورہ ال عمران کی آیہ ۳/۴۹ میں ہے۔ تمام مولوی حضرات جانتے ہیں۔ یہ "خالقیت" کی عطائے الٰہی ہے۔

(۲) پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کرتے کہتے ہیں اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ یہ مُحۡیِیَّتۡ کی عطا ہے۔

(۳) انبیاء اور اولیاء کرام کے معجزات و کرامات: "اللہ تعالیٰ کے حکم" سے ہوتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہی ہے۔ اس لئے یہ شرک کے زمرے میں نہیں آتا۔ ہاں اگر کوئی الوہیت کا دعویٰ کرے اور پھر کہے کہ یہ سب میرے حکم سے ہوتا ہے تو وہ مشرک ہے اور شرک کا ارتکاب کر رہا ہے انبیاء' اولیاء کرام نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔

(۴) اولیاء کے ساتھ عداوت کا نتیجہ: اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو اولیاء کہتے ہیں ان سے عداوت رکھنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ قبول کرنے کے مترادف ہے۔ حدیث قدسی ہے۔ مَنۡ عَادَلِیۡ وَلِیًّا فَقَدۡ اٰذَنۡتُہٗ لِلۡحَرۡبِ (ترجمہ) جس نے میرے ولی کے ساتھ عداوت رکھی اس کے لئے میں اعلان جنگ کرتا ہوں---- اللہ تعالیٰ جب اعلان جنگ کرے تو پھر تباہی و بربادی اور جہنم کا آخری طبقہ یہی منزل ہو گا---

? کہو کیا خیال ہے اولیائے کرام کے ساتھ عداوت رکھنی ہے یا اللہ کے دوستوں کے ساتھ محبت Choise is yours مطلب یہ کہ راستہ چننا آپ پر منحصر ہے۔ در مصطفیٰ ﷺ پہ جاؤ۔ بصیرت ملے گی اور پھر خود بخود اللہ تعالیٰ کا راستہ مل جائے گا۔

قرآن میں اپنی رائے

(مشکوۃ ج ا باب العلم) آقا ﷺ نے فرمایا جو قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہے وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے بنائے۔ دوسری روایت ہے کہ جو قرآن میں بغیر علم کچھ کہے وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے بنائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

بے علم مولوی کے فتوے :- (مشکوۃ ج ا باب العلم) آقا ﷺ نے فرمایا جو بے علم فتوے دے اس کا گناہ فتوے لینے والے پر ہے۔ آج کل کے دور میں بے علم جاہل مولویوں کی بہت کثرت ہے اپنے ناموں کے ساتھ مفتی تو مفت میں لگا لیتے ہیں۔ ایسی ایسی کتابیں لکھتے ہیں کہ پڑھنے والا حیرت زدہ رہ جاتا ہے بے علم ہونے کی وجہ سے اپنا ایمان تو وہ گنوا بیٹھے ہیں تو دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کر کے اپنے ساتھ دوزخ میں لے جائیں گے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور ان میں ایک کتاب بنام تقویت الایمان جو کہ حقیقت میں تقویۃ الایمان یعنی ایمان برباد کرنے والی کتاب ہے یہ ایک درخشاں مثال ہے ایسے بے علم جاہل کہ جس نے قرآن کا مطالعہ کیا نہ حدیث کا۔ یہ کتاب اس کی ذاتی رائے اور فتوؤں سے بھری پڑی ہے۔

فرمان نبوی ﷺ (برے علماء) :- وَعَنِ الْاَحْوَصِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِي عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ (رواہ الدارمی، مشکوۃ باب العلم ج ا ص ۲۲۵)

روایت ہے حضرت احوص بن حکیم سے۔ وہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے برائی کی بابت پوچھا۔ تو فرمایا کہ مجھ سے برائی کی بابت نہ پوچھو۔ بھلائی کے متعلق پوچھو تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا آگاہ رہو کہ بدترین شریر برے علماء ہیں اور اچھوں سے اچھے بہترین علماء ہیں۔

اسلام کو ڈھانے والے :- یہ بدترین برے علماء ہیں۔ اسلام کو عالم کی لغزش، منافق قرآن میں جھگڑنا اور گمراہ کن سرداروں کی حکومت تباہ کرے گی۔ عالم کے بگڑنے سے جہاں بگڑ جاتا ہے اور عالم کے سنبھلنے سے جہاں سنبھل جاتا ہے۔ عالم مسلمانوں کے جہاز کا کپتان ہے۔ ترے گا تو سب کو لے کر اور ڈوبے گا تو سب کو لے کر۔ آج جتنے فرقے مسلمانوں میں بنے ہیں وہ سب علماء سو کی مہربانی ہے۔ مدتوں سے یہ ہوتا آیا ہے کہ اہل اقتدار کو خوش کرنے کے لئے اور کچھ ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لئے علماء سو کی ایک جماعت سرکاری مولوی صاحبان کی صورت میں رہی۔ یہی وہ علماء سو ہیں جنھوں نے اسلام کو ڈھا دیا۔ آقا ﷺ کا فرمان ہے کہ کسی قوم کی قسمت دو طبقوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ ایک امراء اور دوسرے علماء۔ اگر امراء اللہ تعالیٰ کے قرآن و رسول ﷺ کی سنت کے خلاف چلیں تو ان علماء کی جماعت پر لازم ہے کہ امراء کی رہنمائی کریں۔ مگر آج کل تو ان علماء سو اور ان امراء کا ساتھ ایک ہو گیا ہے۔ ہر غیر اسلامی چیز کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ علماء سو کو ہدایت دے)

عالم کی لغزش:- عالم کی لغزش سے مراد ان کا فسق و فجور میں مبتلا ہو جانا ہے اور دوسری بات جو آج کل عام ہے اسے آسان الفاظ میں دین فروشی کہیں تو مناسب ہو گا۔ تقریروں کے ریٹ مقرر ہیں۔ کم پیسے ملنے پر اظہار ناراضگی ہوتا ہے۔ تقاریر میں علم کی بات کم اور لوگوں کو خوش کرنے (تاکہ روپے پیسے زیادہ ملیں) خود ساختہ قصے سنائے جاتے ہیں۔ اپنی جھوٹی شان اور تاثر جتانے کے لئے چیلے قسم کے ان پڑھ لوگ رکھے ہوتے ہیں جن کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ مقرر عالم کی نمود اور جھوٹی تقریروں کے پل باندھیں۔ وڈیو فلمیں بن رہی ہیں۔ کیا یہ ریاکاری نہیں۔ یہیں سے "عالم" لغزش کھا گیا ہے۔ زیادہ تر بے دین علماء غلط مسئلے بیان کرتے ہیں۔ قرآن میں اپنی رائے سے جو چاہیں کہیں۔ جب ایسی باتیں آئیں تو سمجھو قیامت قریب ہے۔

فتنوں کا علم

دلوں پر فتنے:۔ (ا) (مشکوۃ ج ۷ فتنوں کا باب) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دلوں پر فتنے پیش آئیں گے جیسے چٹائی کا ایک ریگ' جو دل فتنے پلا دیا گیا اس میں سیاہ دھبہ پیدا کر دیں گے اور جو دل انہیں برا سمجھے اس میں سفید داغ پیدا ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ لوگ دو قسم کے دلوں پر ہو جائیں گے۔ آج کل بھی لوگ دو قسم کے دلوں پر ہیں۔ ایک عشاق رسول ﷺ اور دوسرے گستاخان رسول ﷺ۔

فتنوں کی بارش:۔ آقا ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کے درمیان بارش کی طرح گر رہے ہیں۔

فتنوں کے زمانے میں عبادت:۔ آقا ﷺ نے فرمایا۔ "فتنوں کے زمانے میں عبادت ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت"۔

فتنوں کی تعداد:۔ صاحب کلی علم غیب ﷺ نے فرمایا۔ "دنیا ختم ہونے تک تین سو یا کچھ زیادہ فتنے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے نام بتا دیئے ان کے باپ اور قبیلہ کا نام۔ بے دین عالم' گمراہ گر پیشوا اور جھوٹے مدعیان نبوت"۔

صبح مومن' شام کو کافر:۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے آگے بہت فتنے ہیں' اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان میں آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر اور شام کو مومن ہو گا اور صبح کافر۔

نجد سے شیطانی گروہ:۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب والجفاء فی المشرق والایمان فی اھل الحجاز رواہ مسلم ○

وعن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالو یا رسول اللہ و فی نجدنا قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالو یا رسول اللہ و فی نجدنا فاظنہ قال فی ثالثہ ھناک الزلازل والنفس وبھا یطلع قرن الشیطن (بخاری' مشکوۃ ج ۸ ص

(۵۷۹

روایت ہے حضرت جابر فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دلوں کی سختی اور ظلم مشرق میں ہے۔ اور ایمان حجاز والوں میں ہے۔ (مسلم) روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا نبی ﷺ نے الٰہی ہمارے شام میں برکت دے۔ الٰہی ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں۔ فرمایا الٰہی ہم کو ہمارے شام میں برکت دے۔ الٰہی ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں۔ مجھے خیال ہے تیسری بار فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطانی گروہ نکلے گا۔

انی اخشی علیھم اھل نجد۔ (فرمان رسول اللہ ﷺ۔ مجھے اپنے آدمیوں کے متعلق اہل نجد سے ڈر معلوم ہوتا ہے) صفر ۴ھ میں بیئر معونہ کی اس جماعت کے متعلق جو اہل نجد میں بھیجی گئی مختصر واقعہ یوں ہے کہ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر ملاعب الاسنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ وہ اسلام تو نہ لایا مگر اسلام سے بعد کا بھی اظہار نہ کیا۔ اس نے کہا یا محمد (ﷺ) اگر آپ اپنے رفقاء میں سے کچھ لوگوں کو اہل نجد میں بھیج دیں اور وہ وہاں آپ ﷺ کا پیغام پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دیں تو مجھے امید ہے کہ اہل نجد آپ ﷺ کے پیغام پر ضرور لبیک کہیں گے اور پھر آپ ﷺ نے یہی الفاظ کہے۔ اس پر ابوبراء نے کہا میں ان کا ہمسایہ رہوں گا۔ مگر بعد کے واقعات میں عامر بن طفیل کے فریب سے یہ جماعت شہید کر دی گئی۔ ان میں عامر بن فہیرہ بھی تھے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، ان کا جسد نہ ملا تھا۔ تو "صاحب کلی غیب" نے مدینہ منورہ میں بتا دیا کہ ان کو ملا ئکہ نے اٹھا لیا ہے ـــــ چنانچہ یہ اہل نجد میں جن کے متعلق آپ ﷺ نے اپنے خدشے کا اظہار فرمایا کہ وہ دھوکہ باز ہیں اور یاد رکھو مومن دھوکہ باز نہیں ہوتا۔

گمراہ کرنے والے پیشوا (مولوی):۔ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین روایت ہے حضرت ثوبان سے۔ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ سے۔ کہ میں اپنی امت پر گمراہ گر پیشواؤں کا خوف

کرتا ہوں۔ (مشکوۃ ج ۷ ص ۲۰۳)

اس سے اوپر بیان ہوا۔ اہل نجد سے خوف کرتا ہوں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو صاحب کلی علم غیب نے چودہ صدیاں پہلے بیان فرما دیں۔ یہ گمراہ کرنے والے مولوی یقیناً شیطان کے گروہ سے ہوں گے۔ یہ ایک عقلی دلیل ہے۔ اور قرآن حکیم نے واضح طور پر بیان کیا ہے حزب الشیطن کل اور جو اس گروہ میں شامل ہیں انہیں قرآن نے عبدالطاغوت بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس کا یہ مطلب ہوا کہ گمراہ گر پیشوا عبدالطاغوت ہیں اور اس لئے نتیجہ یہ نکلا کہ آقا ﷺ کی شان اقدس میں نکتہ چینی کرنے والے ہی گمراہ گر پیشوا ہیں۔ چاہے یہ دنیا کے کسی حصے میں ہی ہوں۔ ان کی تعلیمات پر عمل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ پھر گمراہی مقدر بن جاتی ہے اور سیدھی جہنم میں لے جاتی ہے۔ ایسے مولویوں سے بچو جن کا کام یہ ہے کہ نجدی تعلیمات پھیلائیں۔ ان کے جبے کو دیکھ کر تعجب میں نہ پڑو کیونکہ یہ سب لباس خضر میں رہزن ہیں۔ انہوں نے بڑے بڑے خود ساختہ القابات لگائے ہوئے ہیں اور اندر سے بدبو آتی ہے۔

گھنی داڑھی۔ سر منڈا ہوا۔ (مشکوۃ ج ۸ باب معجزات) روایت ہے ایک شخص آیا دھنسی ہوئی آنکھیں، ابھری پیشانی، گھنی داڑھی اونچی کنپٹی والا۔ سر منڈا ہوا۔ وہ بولا اے محمد ﷺ! اللہ سے ڈرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ زمین والوں پر امین بنائے اور تم مجھے امین نہ جانو۔ ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت مانگی۔ حضور ﷺ نے منع فرمایا جب وہ چلا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی پشت سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھے گی۔ قرآن ان کے گلے سے نہ اترے گا۔ وہ اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

آج کے دور میں "صاحب کلی علم غیب" کی باتیں سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ خوارج وہابی، دیوبندی قرآن پر بہت زور دیتے ہیں۔ سب کو قرآن کے نام پر اپنی طرف بلاتے ہیں۔ اشاعت القرآن، تبلیغ القرآن اور اپنے آپ کو شیخ القرآن کہتے ہیں اور ان کے حلئے بھی اسی طرح ہی ہیں جیسا حضور (ﷺ) نے بیان کیا۔

منافقت کے باب میں
منافقین کے متعلق علم

تعارف:۔ اس کا مادہ نفقة ہے' نافقاء بھی ہے۔ گوہ کا بھٹ جس کے دو منہ ہوتے ہیں۔ ایک دہانے سے گوہ داخل ہوتی ہے اور شکاری اس سوراخ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دوسرے سوراخ سے باہر نکل جاتی ہے۔ منافقت اور نفاق اصطلاح قرآنی میں اسی دو رخی کا نام ہے بظاہر آدمی زبان سے مومن ہونے کا اقرار کرتا ہے اور دکھاوے کی نمازیں بھی پڑھتا ہے لیکن دل میں کافر رہتا ہے۔ ایسے آدمی کو "عرف شریعت" میں منافق کہا جاتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ عقیدہ مومنانہ ہو اور عمل کافرانہ تو ایسے آدمی کو فاسق کہا جاتا ہے۔ نفقة کے لغوی معنی خرچ ہو جانے یا ختم ہو جانے کے ہیں' اسی لئے منافق کا ایمان ختم ہو جاتا ہے اور منافق کہلاتا ہے۔ قرآن حکیم میں منافق کا لفظ ۳۸ دفعہ مختلف آیات میں آیا ہے۔ ایک مکمل سورۃ المنفقون ہے اس کے علاوہ سورۃ توبہ میں ان کا بڑی تفصیل سے ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلے صادر کر دیئے ہیں۔ انگریزی میں منافقت کو Hypocrisy اور منافق کو Hypocrite یا Deveiver کہتے ہیں۔ یہ ایک بیماری ہے جس کا ذکر آگے تفصیل سے آئے گا۔ اسی قسم کے اور دوسرے لوگ بھی ہیں جن کی منزل جنہم ہے۔ ان کے متعلق تھوڑا سا تعارف ضروری ہے۔ گمراہ یعنی "الضالین" کا لفظ قرآن میں ۱۹۱ دفعہ آیا ہے اور اس کا مادہ ضل ہے جو چودہ معانی میں استعمال ہوا ہے۔ پھر قرآن پاک میں کافروں کا ذکر لفظ کفر کے ساتھ ۵۳۵ دفعہ آیا۔ پھر فاسقوں کا ذکر (مادہ فسق) ۵۴ دفعہ آیا اور پھر ظالموں کا ذکر (مادہ ظلم) ۲۸۹ دفعہ آیا۔ جیسا کہ قرآن نے کہا ان المنفقون هم الفسقون (۹/۶۷) والکفرون هم الظلمون (۲/۲۵۴) وما یکفر بها الا الفسقون (۲/۹۹) تو معلوم ہوا کہ منافق' فاسق' کافر اور ظالم ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔

منافق کافر سے بھی بدتر:۔ (۱) کافر تو کھلے طور پر انکار کر دیتا ہے کسی شک و شبہ میں نہ

خود رہتا ہے اور نہ دوسروں کو رکھتا ہے۔ کفار مکہ مکرمہ چونکہ منکر تھے آقاﷺ کی رسالت کے۔ اسی لئے صاف طور پر کہتے تھے "لست مرسلا" چلو بات تو صاف ہو گئی بلکہ مقابلہ کے لئے کئی معرکوں میں حملہ آور ہوئے۔ مختصر یہ کہ ان میں دو رخی نہ تھی۔ ایک ہی رخ تھا انکار کا۔ چنانچہ وہ کافر ہو کر مرے اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ دوزخ کے سات طبقوں میں سے نیچے سے دوسرا طبقہ ہے اس میں وہ ڈالے جائیں گے۔

(۲) منافق چونکہ دو رخی اختیار کرتا ہے اور دھوکہ دیتا ہے۔ اس لئے ناقابل بھروسہ ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں جن منافقین کا ذکر ہے وہ مدینہ میں عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے ہزاروں ساتھیوں کا ہے۔ جو بظاہر زبان سے کلمہ پڑھ کر اسلام لے آئے تھے مگر دل سے تصدیق نہ کرتے تھے۔ ان کے دلوں میں کفر ہی کفر تھا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا بس ان کی ایک ہی مجبوری تھی۔ انہوں نے کفار کے ساتھ روابط رکھے اور مسلمانوں میں بھی چونکہ بیٹھتے تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے اور اس وجہ سے مسلمانوں کے منصوبوں سے آگاہ رہتے تھے۔ پھر دشمنان اسلام کو ان تمام باتوں سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔ جنگوں کے مواقع پر انہوں نے مسلمانوں کو دھوکے دیئے۔ جنگ احد میں راستہ سے عبداللہ بن ابی سلول اپنے تین صد آدمی واپس لے گیا۔ اندازہ کریں باقی ماندہ فوج کے حوصلہ پر کیا اثر پڑا ہو گا۔ اسے دھوکہ کہتے ہیں۔

منافق کی منزل:۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دو رخی کی بنا پر جو کہ منافق اپنا کر اہل اسلام کو نقصان پہنچاتا ہے، منافق کے لئے جہنم میں سب سے بدترین طبقہ (ساتواں) رکھا ہے۔ یہ کفار و مشرکین کے چھٹے طبقے سے بھی بدتر ہے۔ یہ اس کردار کی سزا ہے جو منافق ادا کرتا ہے اور عقلی دلیل بھی یہی ہے کہ منافق کو کڑی ترین سزا دی جائے کیونکہ وہ اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر عظیم ترین نقصان پہنچاتا ہے۔ ان المنفقین فی الدرک الاسفل من النار (۱۴۵/۴)

منافقین کے ذکر کی ضرورت کیوں ضروری ہے:۔ منافقین کے ذکر کی ضرورت ہے بلکہ اچھی تفصیل کے ساتھ منافقین کا پردہ چاک کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں

اور تھے جنہوں نے کلمہ طیبہ پڑھا مگر ایمان نہ لائے (دل سے) اور آقا محمد ﷺ کی ذات اقدس، کمالات، جمالات، جلالات، صفات و معجزات میں نکتہ چینی کر کے انہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا اور اپنی منزل کو جہنم بنالیا۔ منافقین مدینہ کا ذکر تو قرآن پاک میں بہت تفصیل کے ساتھ ہے۔ موجودہ بے دینی اور بد عقیدگی کے دور میں لوگوں کے لباس خضر میں راہزن موجود ہیں اور سادہ لوح لوگوں کے ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ ان کی رسول دشمنی بہت عیاں ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے گستاخ، قرآن کریم کے باغی اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں حدوں کو پار کر گئے ہیں۔

منافق کی پہچان:۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس کی پہچان دو طرح سے بتائی ہے۔

فلعر فتهم بسيمهم ولتعر فنهم فی لحن القول (۳۰/۴۷ محمد)

(۱) منافقین چہروں سے پہچانے جاتے ہیں کیونکہ ان کے چہروں پر لعنت نظر آتی ہے۔

(۲) منافقین کے بات کرنے کا انداز نہایت گستاخانہ بلکہ کافرانہ ہوتا ہے۔

ان کی نشانیاں یہ ہیں :

(۱) رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس، کمالات، جمالات، صفات و معجزات میں خوب نکتہ چینی کرتا ہے۔ علم مبارک پر طعنہ زنی تو مشغلہ ہوتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا بھی بے ادب ہوتا ہے۔

(۳) جہاد سے بھاگتا ہے۔

(۴) دو رخی اپنائے ہوتا ہے، اوپر سے لباس خضر اور اندر سے ایمان کا ڈاکو۔

(۵) نماز سے بھاگتا ہے۔

(۶) جھوٹ عموماً بولتا ہے

(۷) وعدہ خلافی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے منافق کو خبیث کہا:۔ قرآن حکیم میں فرمان الٰہی ہے :

ليميز الله الخبيث من الطيب و يجعل الخبيث بعضه علىٰ بعض فير كمه جميعا فيجعله فی جهنم اولئک هم الخسرون (۸/۳۷ الانفال)

ترجمہ:۔ اس لئے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا کر دے اور خبیثوں کو اوپر تلے رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے۔ وہی نقصان پانے والے ہیں۔

ما کان اللہ لیذر المومنین علٰی ما انتم علیہ حتٰی بمیز الخبیث من الطیب (۳/۱۷۹ عمران)

ترجمہ:۔ اللہ مسلمانوں کو اس حال پہ چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے۔

اللہ تعالیٰ نے منافق کو "رجس" پلید کہا:۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا سورہ توبہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ان کے خلاف اپنے فیصلے صادر فرما دیئے ہیں۔ فرمایا واما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجسا الی رجسھم (۹/۱۲۵)

اور جن کے دلوں میں بیماری ہے (نفاق کی) انہیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی اس کے ساتھ ساتھ مشرکین کو "نجس" کہا۔ انما المشرکون نجس (مشرک نرے نلپاک ہیں) "رجس" اور "نجس" یہ نلپاکی پلیدی اور گندگی کے نام ہیں۔ چونکہ کافر اور منافق کی منزل جہنم ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو نجس اور رجس جیسے القابات سے نوازا۔

منافق برائی کا حکم دیتا ہے:۔ فرمان الٰہی ہے۔ المنفقون والمنفقت بعضھم من بعض یامرون بالمنکر وینھون عن المعروف و یقبضون ایدیھم نسوا اللہ فنسیھم ان المنفقین ھم الفسقون۞ (۶/۶۷ توبہ)

ترجمہ:۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں۔ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے۔ اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

منافق نیکی سے روکتا ہے:۔ اس آیہ میں خاص بات یہ ہے کہ برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے روکتے ہیں۔ آج کل کے بد عقیدگی کے دور میں انہیں پہچاننا مشکل نہیں۔ درود شریف پڑھنے سے روکیں گے۔ عید میلاد النبی ﷺ منانے سے روکیں گے بلکہ بڑی بڑی خرافات بکتے ہیں۔ قرآن کی آیات کو جھٹلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو آیات اپنے

محبوب ﷺ کی شان میں کہیں۔ ان میں اپنی رائے سے غلط مطلب نکالیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ:۔ وعد اللہ المنفقین والمنفقت والکفار نار جھنم خلدین فیھا ھی حسبھم ولعنھم اللہ ولھم عذاب مقیم (۹/۶۸ توبہ)

ترجمہ:۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو، کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ انہیں بس ہے۔ اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ منافقین کا انجام بھی کفار کے ساتھ ہی ہے۔

منافقین پر لعنت:۔ اللہ تعالیٰ نے عذاب کے قائم رہنے کے ساتھ ساتھ منافقین پر اپنی لعنت فرمائی ہے۔ چونکہ یہ شیطان کے بندے ہیں (عبد الطاغوت) اور شیطان لعنتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی لعنت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور ہمارے آقا ﷺ کے اوصاف حمیدہ خصوصاً علم مبارک پر نکتہ چینی کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

آسمان کے نیچے بدترین مخلوق

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمانہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ مساجد ھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماً وھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم یخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔
(مشکوۃ ج ۱ ص ۳۲۹)

روایت ہے حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عنقریب لوگوں پر وہ وقت آئے گا جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے ان سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔ یعنی بے دین علماء کی کثرت ہو گی جن کا فتنہ مسلمانوں کو گھیرلے گا ـــــ یہ فرمان اس ذات اقدس کا ہے جو "صاحب کلی علم غیب" ہے۔ جس ذات پاک نے قیامت کی نشانیاں بتلادیں چودہ سو سال پہلے۔ آج کل ہو بہو یہی ہو رہا ہے۔ علماء سو یعنی ان پڑھ جاہل علماء کی کثرت ہے۔ قرآن سمجھ میں نہیں آتا' بصیرت ہے نہیں اور شرک کے فتووں کے دفتر کھولے ہوئے ہیں۔ دنیاوی مفاد کے لئے اللہ تعالیٰ کے دین کو بیچ رہے ہیں۔

ریاکار علماء۔ قیامت کے دن وہ جس نے علم سیکھا' سکھلایا اور قرآن پڑھا' اسے لایا جائے گا۔ اپنی نعمتوں کا اقرار کرایا جائے گا۔ وہ اقرار کرلے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے شکریہ میں عمل کیا کیا۔ عرض کرے گا علم سیکھا' سکھلایا' تیری راہ میں قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے (قال کذبت) تو نے علم اس لئے سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے۔ اس لئے قرآن پڑھا تھا کہ قاری کہا جائے۔ یہ کہہ لیا گیا پھر حکم ہو گا اوندھے منہ کھینچا جاوے کا حتیٰ کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مشکوۃ ج ۱ باب العلم ص ۴۱)

اس حدیث پاک سے ان مولویوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے ریاکاری اپنا شیوہ بنالیا ہے خود ساختہ القابات شیخ القرآن شیخ الحدیث' علامہ' مفتی' مولانا' ڈاکٹر' پروفیسر وغیرہ وغیرہ لکھتے ہیں۔ اور بہت متکبر ہیں کہ وہ بہت بڑے عالم ہیں۔

جہنم کی طرف بلانے والے مولوی۔ مشکوۃ' فتنوں کے بیان میں ہے۔ آقا ﷺ

سے ایک صحابی نے پوچھا کہ خیر کے بعد شر کیا ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعاة علی ابواب جهنم من اجابهم الیها قذفوه فیها۔ قلت یا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعة المسلمین واما مهم قلت فان لم یکن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلها ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک

دوزخ کے دروازہ پر بلانے والے جو دوزخ کی طرف ان کی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی علامات بھی بتایئے۔ فرمایا وہ ہمارے گروہ سے ہوں گے۔ ہماری زبان میں کلام کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں یہ پاؤں تو آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا مسلمانوں کی جماعت ان کے امام کو پکڑے رہنا۔ میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو نہ امام تو۔ فرمایا تو ان تمام فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ اس طرح ہو کہ تم کسی درخت کی جڑ دانتوں سے پکڑ لو حتیٰ کہ تم کو اس حالت میں موت آجائے۔ اس حدیث پاک میں جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے آپ ﷺ کا فرمان کہ وہ ہماری زبان میں کلام کریں یعنی کہ عربی میں۔ نجدی مولویوں کی زبان عربی ہے اور تحریریں عربی میں ہیں اور پھر ان کے چیلے ان کتابوں کا اردو میں ترجمہ کر کے تبلیغ کر کے جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔

دل شیطان جسم انسانی:۔ (مشکوۃ ج ۷ باب فتنہ) فرمان مصطفی ﷺ ہے میرے بعد ایسے پیشوا ہوں گے جو نہ میری سنت اختیار کریں گے نہ میرے طریقہ پر چلیں گے۔ ان میں کچھ لوگ اٹھیں گے جن کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے۔ جسم انسانوں کے' چنانچہ انسانی جسموں والے شیطان بڑے بڑے چوغے پہنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بڑے بڑے خود ساختہ القابات لگائے ہوئے ہیں کہ انسان ان کو دیکھ کر متعجب ہو جاتا ہے۔ یہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ باتیں بظاہر اچھی کریں گے لیکن علم سے بے بہرہ ہوں گے۔ بد عمل' بدمذہب علماء کلمہ گو اور مدعی اسلام ہوں گے۔ عربی بولیں گے اس لئے لوگ ان سے بہت دھوکا کھایا کریں گے۔ روافض' خوارج' وہابیت اور نجدیت وغیرہ سب عرب سے ہی پیدا ہوئیں۔

منافق حاجت روائی کے لئے قیامت کے دن مومنوں کو یعنی غیر اللہ کو پکارے گا

وسیلہ۔ نور اور پکار کا منکر:۔ قیامت کے روز جب مومنوں کے داہنے اور آگے سے نور نکلے گا تو منافقین جو اس سے محروم ہوں گے اور حیران بھی ہوں گے تو پھر مومنوں کو پکاریں گے قرآن کہتا ہے۔ یوم یقول المنفقون والمنفقت للذین امنوا انظرونا نقبس من نور کم قیل ارجعوا وراء کم فالتمسو نورا فضرب بینھم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ و ظاہرہ من قبلہ العذاب ○ (۵۷/۱۳) ترجمہ۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔ کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو۔ وہ لوٹیں گے جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔

ا۔ پکار، وسیلہ اور نور:۔ منافق ان تینوں چیزوں کا دنیا میں منکر ہے۔ لیکن جب اپنی جان پر پڑے گی تو پھر ان کا اقرار کرے گا۔ بلکہ غیر اللہ کو نور کا مالک سمجھ کر نور مانگے گا۔ (نقبس من نور کم) کہے گا۔

ب:۔ اس دنیا میں سادہ لوح لوگوں کو اپنے جُبّے اور اپنے وعظ سے دھوکہ دیتا رہا۔ وہاں اسے دھوکہ دینے کے لئے کہا جائے گا "پیچھے لوٹو"۔

منافق دوزخ سے پکارے گا کہ اے جنتیو!:۔ منافق کی سزا کی حد کا کوئی پتہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔ قیامت کے روز جو رسوائی ہو گی وہ بھی قرآن حکیم میں بیان ہے۔ جب یہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا۔ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے، پھر ہم نے جھٹلایا اس کے بعد کہیں گے اگر ہم سنتے یا عقل کرتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے (سورہ الملک ۱۰-۸/۶۷) دوزخ کی گرمی

سے پیاس اور بھوک تو لگے ہی گی اور وہاں موت تو ہے ہی نہیں۔ چنانچہ اب یہ پکاریں گے۔ ونادی اصحب النار اصحب الجنة افیضو علینا من الماء لو مما رزقکم اللہ قالوا ان اللہ حرممھا علی الکفرین ○ اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔ جنتی کہیں گے بیشک اللہ نے دونوں چیزوں کو کافروں پر حرام کیا ہے۔

(۱) جنت کا رزق اور پانی دوزخیوں پر حرام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔

(۲) دوزخ کی ندا (پکار) اس دنیا میں "پکارنے" کو شرک شرک کہتا ہے۔

کم علم جلال صاحب! ابھی وقت ہے۔ وسیلہ' نور' پکارنا وغیرہ کے متعلق جو تم نے شرک کے فتوؤں کے دفتر کھولے ہوئے ہیں۔ اب بھی وقت ہے توبہ کرلو' ورنہ تم نے قیامت کے دن اور اس کے بعد ان کا اقرار کرنا ہے۔ اور اس کے علاوہ رسول کریم حبیب کبریا ﷺ کے "علم مبارک" پر نکتہ چینی کرنے سے ایمان ختم ہو جائے گا۔ منافقین مدینہ منورہ عبداللہ بن ابی سلول اینڈ کمپنی بھی آقا ﷺ کے اوصاف حمیدہ خصوصاً" علم مبارک پر نکتہ چینی کرتے تھے اور اس طرح انہوں نے جہنم کو اپنی منزل بنالیا۔

حدیث احد

کا میرے امت شرک نہیں کرے گی

فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عن عقبة ابن عامر قال صلّی رسول الله صلی علیه وسلم علی قتلی احد بعد ثمن سنین کالمودع للاحیآء والاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شهیدوان موعد کم الحوض وانی لا نظر الیه وانا فی مقامی هذا وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض وانی لست اخشی علیکم ان تشرکو ابعدی ولکنی اخشیٰ علیکم الدنیا ان تنافسوافیها وزادبعضهم فتقتلوا فتهلکوا کماهلک من کان قبلکم (متفق علیه)

روایت ہے حضرت عقبہ ابن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہداء احد پر آٹھ سال کے بعد دعائے مغفرت پڑھی زندوں مردوں کو رخصت فرمانے والوں کی طرح پھر آپ منبر پر چڑھے فرمایا کہ میں تمہارے آگے پیش رو ہوں اور میں تمہارا نگران گواہ ہوں اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے اور میں اسے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن میں تم پر دنیا کا خوف کرتا ہوں کہ تم اس میں رغبت کر جاؤ اور بعض نے یہ زیادتی کی پھر تم جنگ کرو تو اسی طرح ہلاک ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے والے ہلاک ہوئے۔ (مسلم بخاری)

توبہ کا دروازہ

توبہ کا طریقہ۔ مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ دو:۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام بنایا ہوا ہے ہر کام کا۔ گویا کہ ایک طریقہ وضع کر دیا ہے چنانچہ توبہ کا بھی ایک طریقہ ہے اور وہ سمجھنا اس لئے آسان ہے کہ آدم علیہ السلام کی توبہ ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے دعا کی تھی رَبِّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ تَغْفِرْلِیْ اے میرے رب میں تجھے محمد ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔ دوسری اہم بات وہ حکم ہے جو ہم اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کو ملا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تیرے حضور حاضر ہوں۔ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت کرے۔ تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ اس میں سمجھنے کا نقطہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اس کے محبوب ﷺ کا واسطہ دے کر معافی مانگیں تو وہ ضرور (لوجدوا اللہ کہا) پائیں توبہ قبول کرنے والا۔ اس نوعیت کی صرف یہ ایک ہی آیہ ہے۔ بہت آسان فہم ہے۔

گستاخان رسول کو مشورہ:۔ ایک مخلص مومن سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق تبلیغ بھی کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ شاید کوئی اپنا ایمان بچالے اور دوزخ سے بچ جائے چنانچہ وہ لوگ جنہوں نے دیدہ دانستہ یا نادیدہ دانستہ حبیب اللہ ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات نکالے تحریری یا تقریری۔ جنہوں نے اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کیا اور اپنی رائے سے مرضی کے موافق مطلب نکالا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا محض اپنی جہالت اور کم علمی کی وجہ سے۔ جنہوں نے رحمتہ للعالمین رؤف الرحیم ﷺ کی نورانیت کا انکار کیا آپ کے کمالات یعنی معراج کو جھٹلایا۔ آپ کے صفات یعنی آپ ﷺ کے علم مبارک میں نکتہ چینی کی آپ ﷺ کے اختیارات کا انکار کیا۔ آپ ﷺ کے معجزات کا تمسخر اڑایا۔ اس وطیرہ سے انہوں نے دنیا اور آخرت برباد کر لی۔ ان کو مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ بہت قبل از موت اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے حبیب ﷺ کا واسطہ دے کر ان تمام باتوں سے توبہ کریں وہ غفور رحیم ہے۔ جب اسے اس کے حبیب ﷺ کا واسطہ دیں تو ضرور توبہ قبول کر لے گا۔

بندہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرنل (ر) محمد انور مدنی کی لکھی ہوئی کتابیں

۱۔صاحب کلی علم غیب ۲۔حاکم کائنات (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ۳۔اصل الموجودات
۴۔الزام شرک ۵۔عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی شریعت ہے ۶۔اللہ تعالیٰ کی تلاش
۷۔اختیار مصطفےٰ (ﷺ) ۸۔کلی ایمان (مسٹر اسماعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کے رد میں)
۹۔سورۃ والضحیٰ (محبوب ﷺ کو یکتا پایا اور تمام انسانیت کو آپ ﷺ ذریعے ہدایت دی)
۱۰۔سورۃ عبس (اللہ تعالیٰ کا طرز گفتگو۔ عابس کافر ہے نہ کہ آقا ﷺ مفسرین سے تسامح ہوا ہے۔

۱۱۔دربار رسول اللہ ﷺ کے ۲۱۲ فیصلے (عدلیہ کے لیے صراط مستقیم)
۱۲۔عیدوں کی عید (عید میلاد النبی ﷺ) یہ عید نہ ہوتی تو عید الفطر، عید الضحیٰ نہ ہوتیں۔
۱۳۔"لذنبک" (ذنب بمعنی گناہ کر کے رسول کریم ﷺ سے نسبت و اضافت کرنا سنگین بے ادبی اور گستاخی ہے۔ (جتنی چاہے تاویلیں کریں) رسول کریم ﷺ صغیرہ سہواً سے بھی پاک ہیں۔
۱۴۔نکاح خوان رسول کریم ﷺ (حضرت ابو طالب) رسول کریم ﷺ اس وقت بھی رسول تھے۔ رسول کریم ﷺ کے نکاح کا خطبہ کافر نہیں پڑھا سکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کا خطبہ مومن سے ہی پڑھوائے گا
۱۵۔رسول کریم ﷺ پر جادو کا اثر نہ ہوا تھا
ا۔سورۃ الفلق اور الناس مکی ہیں نہ کہ مدنی۔ یہودی ساحر سے ان سورتوں کو نزول کے سولہ سال بعد اس واقعہ سے منسلک کر دیا۔ جو کہ علمی طور پر غلط ہے۔
ب۔رسول شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو اثر نہیں کر سکتا کیونکہ یہ نقلاً عقلاً اور قرآن مجید کے اعجاز کے خلاف ہے۔ آپ ﷺ کا جسم اقدس معجزہ ہے۔ جادو شیطانی عمل ہے۔ معجزہ جادو پر غالب آتا ہے۔
۱۶۔سیدہ صادقہ امینہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں اپنی ماں کی بشارت ہوں)
۱۷۔آباؤ اجداد رسول کریم ﷺ......سب دین ابراہیمی پر تھے
۱۸۔شہنشاہ ولایت۔ مولا علی کرم اللہ وجہۃ الکریم۔ (علی کی مہر لگے تو ولی بنتا ہے)

۱۹۔سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا جنت کی عورتوں کی سردار (سیدہ خدیجہ سیدہ زینب سید امام

حسن سید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پنجتن پاک کی محبت کی شمع دلوں میں روشن کرو۔
۲۰۔شہنشاہ کل (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو نہ ہوتا تو میں یہ کائنات پیدا نہ کرتا۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

نوٹ: کتب حاصل کرنے کے لیے ۳۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ فی کتاب بھیجیں اب صرف بذریعہ رجسٹری ہی بھیجی جاتی ہیں۔ کیونکہ اکثر شکایات ملی ہیں کہ بغیر رجسٹری کتابیں منزل مقصود پر نہیں پہنچیں

Addres:P O Box No. 11050 LCCHS. Lahore Cantt. 54792

بندہ رسول کریم ﷺ کرنل (ر) محمد انور مدنی کی

زیر تحریر کتب

۱۔ نظام محمد مصطفےٰ ﷺ کیا ہے؟ قرآن و سنت کی حاکمیت (خلیفہ قوم کے ہر فرد کا خلیفہ ہے لیکن مغربی جمہوریت میں صدر یا وزیر اعظم پوری قوم کا نمائندہ نہیں ہوتا یہی وجہ ہے مغربی جمہوریت ہر کرپشن کو جنم دیتی ہے کیونکہ قوم بٹ جاتی ہے۔ یہ پیسہ کا کھیل ہے جو مجموعاً حرام کا ہوتا ہے)

۲۔ لباس خضر میں کیسے کیسے لوگ؟ دنیاوی طمع لالچ اور علماء سو کی غلطیاں احادیث پاک کی روشنی (خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں)

۳۔ اسلام کیسے پھیلا (غیر مسلموں کے اعتراض "اسلام بزور شمشیر پھیلا" کا جواب)

۴۔ اللہ تعالیٰ کے دفتر کا نظام (فرمان نبوی۔ واللہ معطی وانا قاسم)

۵۔ محب جل جلالہ اور محبوب ﷺ کی گفتگو (قرآن حکیم)

۶۔ امیر الا شجعین ﷺ کی حربی قیادت اور ذاتی شجاعت۔

۷۔ لا الہ الا اللہ (سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کب؟

۸۔ محمد رسول اللہ (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کہا) کب؟

۹۔ جنت کہاں ہے؟ (دربار نبوی ﷺ میں ہیں ناں)
ایک گستاخ رسول کی کتاب "آسمانی جنت اور درباری جہنم" کا جواب)

۱۰۔ جانوک قرآن پاک سے اس شعر کے حق میں دلائل۔

خدا جسے پکڑے چھڑوائے محمد ﷺ
محمد ﷺ کے پکڑے کو چھڑا کوئی نہیں سکتا

11 – بندہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نوری جسم مبارک (نور کاملہ) یعنی ظرف نور مبارک کی زیارت کی بھی سعادت عطا کی۔ (یہ بڑے نصیب کی بات ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ کی خصوصی توجہ کے لیے

برادران اسلام ________ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ادب چونکہ جزو ایمان ہے اس لئے عقیدت و محبت کے اظہار کے لئے مندرجہ ذیل باتیں ملحوظ خاطر رکھئے۔ دعا میں خیر و برکت اور زینت کے لئے

اے اللہ، اے رب العالمین اے مالک دو جہاں کی بجائے یا رب العالمین یا ارحم الراحمین یا احکم الحاکمین سے شروع کیجئے۔ گفتگو میں: (ا) فقط اللہ نے فرمایا کہنے کی بجائے اللہ تعالیٰ، اللہ جل شانہ، اللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ جل مجدہٗ الکریم، حق سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا (ب) اسی طرح آں حضرت، حضور، سرکار، یا رسول اللہ نے فرمایا کہنے کی بجائے حضرت نبی کریم ﷺ، حضور سید عالم ﷺ، سرکار دو عالم ﷺ کہنے کا مؤدب و بابرکت طریقہ اپنایئے (ت) صرف قرآن و حدیث، سیرت، مکہ یا مدینہ کہنے کی بجائے قرآن حکیم، قرآن مجید، حدیث مبارک، حدیث شریف، سیرت مطہرہ، سیرت مبارکہ، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، مدینہ طیبہ کہا کیجئے (ث) یوں ہی اہل بیت، صحابہ و اولیاء کہنے کی بجائے اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کہہ کر اپنی بات کو حسن و تازگی بخشئے۔ **(تحریر میں)** اس قسم کے مخفف اشارے یعنی ج، تعا، صلعم اور رض لکھنے سے اجتناب فرمائیں اور مکمل جل جلالہ، علیہ السلام، ﷺ، رضی اللہ عنہ، رحمۃ اللہ علیہ لکھئے اور اگر ایسے اشارے لکھے ہوئے پائیں تو ان کی اصلاح کریں اور مکمل پڑھیں۔

اسی طرح اسلامی مہینوں کے نام بھی مکمل آداب کے ساتھ تحریر فرمائیں اور پڑھیں۔ جیسے محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول شریف، ربیع الآخر شریف وغیرہ **اللہ کریم توفیق عطا فرمائیں، بجاہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ۔ آمین**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام انبیاء کرام معصوم ہیں بالخصوص آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعلان نبوت سے قبل نہ بعد نہ صغیرہ۔ نہ کبیرہ۔ نہ قصداً۔ نہ سہواً۔ الغرض کبھی بھی کسی قسم کا کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کے گناہ معصیت اور خطاء سے بالکل پاک اور معصوم ہیں۔ یہ ایسا عقیدہ ہے جس پر سلف و خلف کا اجماع ہے اور صحابہ کرام سے لے کر آج تک ہر مسلمان کا یہی عقیدہ۔ ایمان اور یقین ہے اور اس میں کسی مسلمان کو کبھی بھی کسی دور میں بھی ذرہ برابر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہا۔

شرک کیا ہے

- اللہ تعالیٰ کی "الوہیت" میں کسی غیر اللہ یعنی جھوٹے اللہ کو شریک کرنا شرک ہے۔ جھوٹے اللہ سے مراد "بت" ہیں۔

- اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات مثلاً کریمیت، رحیمیت رحمت۔ خالقیت تحسیت۔ ممیت۔ عفو۔ ملوکیت۔ علیمیت۔ اور ربوبیت ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمادی ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مظہر ذات الٰہی ہیں

- **جو چیز عطا کردی جائے پھر اس سے شرک نہیں ہوتا۔**

- واحد چیز جو اللہ تعالیٰ نے کسی کو عطا نہیں کی وہ ہے۔"الوہیت" اسی کو توحید کہتے ہیں۔

- شہداء احد کے مزارات پر دعائے مغفرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ مجھے یہ خدشہ نہیں کے میرے بعد تم شرک کرو گے۔

(وانی لست اخشی علیکم ان تشرکو ابعدی)

- **معلوم ہوا زیارت قبور شرک نہیں۔**

- یاد رہے کفار مکہ بھی جھوٹے اللہ یعنی بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ وہ اپنے بزرگوں کی پوجا نہ کرتے تھے۔ اسلئے "من دون اللہ" سے مراد انبیاء کرام۔ اولیا کرام لینا کم علمی اور کم عقلی کی دلیل ہے